از عدالتِ عظمیٰ

مینجنگ ڈائریکٹر او ای ای ڈی سی، بھوبنیشور

بنام

سارت چندر پٹنائک و دیگر

تاریخ فیصلہ: 30 اپریل 1996

[کے راماسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

اڑیسہ انڈسٹریل انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ کارپوریشن ایکٹ، 1980:

دفعات 4، 18، 33، 49-کارپوریشن کے کاروبار کے امور کے انتظام کے لیے تشکیل شدہ بورڈ-ریاستی حکومت کسی بھی صنعتی علاقے یا صنعتی اسٹیٹ کو ایسے کسی صنعتی علاقے میں پیش کردہ کارپوریشن پلاٹ کے انتظام اور کنٹ قاعدہ میں رکھے-جواب دہندہ الاٹی ابتدائی طور پر الاٹمنٹ کو قبول کرتا ہے-بعد میں لیز کے تحت مقرر کردہ رقم کو کم کرنے کی ہدایت کے لیے رٹ پٹیشن دائر کرنا-ریلائنس نے حکومت کے ساتھ اندرونی مراسلہ و کتابت پر رکھا-عدالت عالیہ نے معاملے کو حتمی فیصلے کے لیے حکومت کے سامنے رکھنے کی ہدایت کی-

قرار پایا کہ، عدالت عالیہ یہ ہدایت دینے میں درست نہیں تھی کیونکہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت نے ایکٹ کے دفعہ 18 آر/ڈبلیو دفعہ 33 کے تحت چھ ماہ کے اندر بقایا رقم ادا کرنے کے اپنے اختیار سے تجاوز کیا تھا۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 8661، سال 1996۔

او جے سی نمبر 779، سال 1989 میں اڑیسہ عدالت عالیہ کے مورخہ 18.8.92 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے جنار جن داس۔

جواب دہندگان کے لیے جین، ہنسریا اینڈ کمپنی کے لیے ایس کے جین۔

ریاست کے لیے محترمہ کیرتی مشرا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف کے فاضل وکلاء کو سنا ہیں۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل او جے سی نمبر 89/779 میں بنائے گئے عدالت عالیہ آف اڑیسہ، کٹک بنچ کے ڈویژن بنچ کے حکم سے پیدا ہوتی ہے۔مانا جاتا ہے کہ اپیل کنندہ کارپوریشن کی تشکیل اڑیسہ انڈسٹریل انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ کارپوریشن ایکٹ 1980 (مختصر طور پر 'ایکٹ') کے تحت کی گئی تھی۔کارپوریشن کے کاروبار کے امور کے انتظام کے لیے بورڈ تشکیل دیا گیا ہے۔ایکٹ کی دفعہ 49 ریاستی حکومت کو کسی بھی صنعتی علاقے یا صنعتی اسٹیٹ کو کارپوریشن کے انتظام اور کنٹ قاعدہ میں رکھنے کا اختیار دیتی ہے۔اس کو آگے بڑھانے کے لیے صنعتی علاقوں میں الاٹمنٹ کے لیے کچھ پلاٹ پیش کیے گئے ہیں۔مدعا علیہ پلاٹ کو قبول کرنے کے لیے پیشکش کرنے والوں میں سے ایک ہے۔یکم اگست 1987 کے خط کے ذریعے، اپیل کنندہ نے شیڈ کو 90 سال کے لیے پٹہ پر دینے کی پیشکش کی تھی جس کا ذکر اس کے تحت کیا گیا تھا۔مدعا علیہ نے 3 ستمبر 1987 کے خط کے ذریعے اس پیشکش کو قبول کر لیا اور پلاٹ کو اپنے حق میں منتقل کرنے کی درخواست کی۔اس کو آگے بڑھاتے

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

ہوئے پلاٹ الاٹ کیا گیا۔ اس کے بعد، حکومت اور مدعاعلیہ کے درمیان اندرونی مراسلہ و کتابت اور حکومت کے مورخہ 14.10.1980 کے مراسلہ پر انحصار کرتے ہوئے، مدعاعلیہ نے عدالت عالیہ میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی جس میں پٹہ کے تحت طے شدہ رقم کو کم کرنے کی ہدایت طلب کی گئی۔ عدالت عالیہ نے متنازعہ حکم میں ہدایت کی کہ اس معاملے کو ہدایات کی روشنی میں حتمی فیصلے کے لیے حکومت کے سامنے رکھا جائے۔

اس لیے سوال یہ ہے کہ کیا عدالت عالیہ کا نظریہ قانونی طور پر درست ہے؟ ایکٹ کے دفعہ 4 میں کارپوریشن کی عمومی نگرانی، ہدایات اور امور کے انتظام اور کاروبار کو بورڈ آف ڈائریکٹرز میں تفویض کیا گیا ہے جو دفعہ 18 کے تحت حکومت کی طرف سے جاری کردہ اختیارات کے تابع ہے جو درج ذیل ہے:

"18. ریاستی حکومت کارپوریشن کو حکمت عملی کے بارے میں ایسی عمومی یا خصوصی ہدایات جاری کر سکتی ہے جو وہ اس ایکٹ کے مقاصد کو پورا کرنے کے لیے ضروری یا قرین مصلحت سمجھے، اور کارپوریشن اس طرح کی ہدایات پر عمل کرنے اور ان پر عمل کرنے کی پابند ہو گی۔

دفعہ 33 جس پر مدعاعلیہ کے وکیل کے ذریعے بھروسہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اس میں یہ بھی غور کیا گیا ہے کہ ریاستی حکومت کی طرف سے کارپوریشن کو حکومت کی طرف سے حاصل کردہ زمین کو ٹھکانے لگانے اور اس پر کوئی پیش رفت کیے بغیر اسے منتقل کرنے کے لیے کچھ ہدایات دی جائیں۔ اس طرح کی ہدایات کو کارپوریشن کے روزمرہ کے انتظام میں معمول کی انتظامی سمت نہیں سمجھا جائے گا۔ اسے دفعہ 18 کے ساتھ پڑھا جانا چاہیے جس میں حکومت کو بورڈ کے انتظام میں حکمت عملی رہنما خطوط کے طور پر خصوصی یا عمومی ہدایات دینے اور جائیدادوں کو ٹھکانے لگانے کا اختیار دیا گیا ہے۔ بصورت دیگر، اتھارٹی ہی ختم ہو جاتی ہے اور یہ سرکاری محکمہ کا ایک ونگ بن جاتا ہے جو ایکٹ کا مقصد نہیں لگتا ہے۔ وہ خط جس پر مدعاعلیہ نے بھروسہ کیا تھا اس سے اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے جیسے ریاست نے بورڈ کے امور کے انتظامیہ کا روزمرہ کا کنٹ قاعدہ سنبھال لیا ہے اور جس

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

طریقے سے سائٹس کو ٹھکانے لگایا جاتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکومت نے ایکٹ کے سیکشن 33 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 18 کے تحت اپنے اختیارات سے تجاوز کیا تھا۔

اس کے مطابق، عدالت عالیہ نے معاملے کو دوبارہ حکومت کے سامنے رکھنے کی ہدایت دینا درست نہیں تھا۔ جواب دہندہ کو بقایا رقم ادا کرنے کے لیے چھ ماہ کا وقت دیا جاتا ہے۔

اپیل کی اجازت ہے۔ اخراجات کی تعداد۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document